# افکار و تاثرات

مجلس احباب

قارئین کے خطوط

**ڈائرکٹر دینی تحقیقاتی اکیڈمی کی وضاحت** | اس ماہ کے ماہنامہ "الحق" کے شمارے میں مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کا مضمون نظر سے گذرا۔ غالباً اس مضمون کا استدلال ایک غلط فہمی پر مبنی ہے جس عبارت پر اس مضمون میں تنقید کی گئی ہے وہ شہباز اخبار سے ماخوذ ہے۔ اصل عبارت جو خطبۂ صدارت میں چھپ کر آئی ہے۔ (جسکی ایک نقل لف ہذا ہے) وہ مندرجہ ذیل ہے :

"بالآخر امیر معاویہؓ کے زمانہ میں معاہدۂ عمرانی اسلام کی پابندی سے پہلا فریق آزاد ہوگیا ——"

اس سے صاف ظاہر ہے کہ امیر معاویہؓ کی طرف ذاتی طور پر اشارہ نہیں کیا گیا۔ اور نہ ہی خدانخواستہ ان پر الزام تراشی کی گئی ہے۔ بلکہ صرف ایک تاریخی دور کی نشاندہی مقصود تھی۔ علاوہ ازیں استدلال کا واضح ثبوت اس خطبہ کی اگلی چند سطور میں ملتا ہے۔ :

"اب اگر ہم اسلام کی حفاظت چاہتے ہیں، تو صرف ایک ہی راستہ ہے کہ اس معاہدۂ عمرانی کو پھر سے نافذ کیا جائے اور وعدہ خلاف فریق کو مجبور کیا جائے کہ وہ اپنی ذمہ داری کو محسوس کرے۔"

اور آخر میں خلاصہ بحث یہ تھا :

"اس وقت لوگوں میں جو بھوک اور غربت کا چلن ہے۔ اس نے علماء ائمہ کو بھی فقر و فاقہ میں مبتلا کر دیا ہے اور میرے اندازے میں یہ طبقہ اشد تکلیف میں زندگی گذار رہا ہے۔"

"میں نے اپنی آنکھوں سے اس طبقے کی غربت اور ذبوں حالی کو دیکھا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ طبقہ خصوصیت سے مفلسی کا شکار ہے۔ اس لئے کہ پوری قوم غربت اور بیماری کے عذاب میں گرفتار ہے۔"

"میری تجویز ہے کہ علماء اگر کوئی فنی تعلیم حاصل کرنا شروع کر دیں اور روحانی ترقی کے ساتھ ساتھ